

20612 - آدم علیہ السلام کی لمبائی سے تعجب ہے

سوال

صحیح بخاری حدیث نمبر (246) میں یہ ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو ان کی لمبائی تیس (30) میٹر تھی -
میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا یا میں اسے اپنے خیال میں نہیں لاسکتا آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کی شرح کر دیں -

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول :

یہ الفاظ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہیں جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ نے فرمایا :

(آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ جاؤ ان فرشتوں کو سلام کرو توجو وہ جواب دیں اسے سنو کیونکہ وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا ، تو آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا تو انہوں نے جواب میں رحمتہ اللہ کا اضافہ کر کے علیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا توجو یہی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر داخل ہوگا ، تو آج تک مخلوق گھٹ رہی ہے) صحیح البخاری حدیث نمبر (3336) صحیح مسلم حدیث نمبر (7092) -

اور مسلم کے لفظ یہ ہیں (توجو یہی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر داخل ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی ، تو آج تک مخلوق گھٹ رہی ہے) -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ (تو آج تک مخلوق گھٹ رہی ہے) کے بارہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

یعنی ہرنسل اور دور میں قد پہلے دور سے کم ہوگا اور قد کی یہ کمی امت محمدیہ پر آکر ختم ہو چکی ہے اور یہ معاملہ یہاں پر آکر ٹھہر چکا ہے - ا ہ - فتح الباری (6 / 367) -

تومسلمان پر ضروری اوروجب ہے کہ وہ ہر اس خبر جس کی دلیل قرآن وسنت میں مل جائے اور حدیث بھی صحیح ہو تو اس پر ایمان لائے ، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ :

(میں اللہ تعالیٰ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے متعلق وارد ہے اللہ تعالیٰ کی مراد کے مطابق ایمان لایا اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورجو کچھ ان کے بارہ میں آیا ہے اس پررسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کے مطابق ایمان لایا) دیکھیں : الارشاد شرح لمعة الاعتقاد ص (89) -

تومومن پر یہ واجب اورضروری ہے کہ وہ جس چیزکی اللہ تعالیٰ نے خبردی ہے اس پرایمان جازم رکھے اور اسی طرح جس چیزکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردی ہے اگر وہ صحیح طورپرثابت ہوتواس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے ، اوراس ایمان میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہونا چاہیے -

اورضروری ہے کہ اس خبرکی سمجھ آئے یا نہ آئے اسے اجمالی اورتفصیلی طورپرمانا جائے ان خبروں پرتعجب ہویا نہ ہو اس لیے کہ یقینی طورپرصحیح اور ثابت ہونے والے امر کا عدم کونہ پانا یہ معنی نہیں رکھتا کہ وہ ثابت ہی نہیں لیکن معاملہ یہ ہے کہ اس کی عقل اس کا احاطہ کرنے اور سمجھنے سے قاصر ہے -

اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ نے توہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق جو کچھ بتایا ہے یا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بارہ میں جو بتایا اس پرایمان لائیں -

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کافرمان ہے :

مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر پکا ایمان لائیں پھر اس میں شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں اوراپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راہ میں جہاد کرتے رہیں توپہی لوگ (اپنے دعویٰ ایمان میں) سچے اور راست گوہیں الحجرات (15) -

اورایمان میں سے ہی ایمان بالغیب بھی ہے ، اوریہ حدیث جو اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ بھی انہیں غیبی امورمیں سے ہے ، اللہ تعالیٰ نے غیب پرایمان لانے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے :

الم ، اس کتاب میں کوئی شک نہیں ، متقی اورپرہیزگاروں کوراہ دکھانے والی ہے ، جولوگ غیب پرایمان لاتے ہیں اور نماز --- البقرة (1 - 3) -

عزیزبھائی آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہرچیز پرقادر ہے توجس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کواس کی موجودہ شکل میں پیدا فرمایا وہ اس پر بھی قادر ہے کہ وہ اسے اس سے بڑی یا چھوٹی شکل میں پیدا فرمائے -

تواگر پھر بھی آپ کواس مسئلہ میں کوئی مشکل پیش آئے توآپ ان ٹھگنے قد کے لوگوں کوجنہیں ہم بچوں جتنے قد

کاٹھ میں دیکھتے ہیں سے عبرت حاصل کریں ، تو اگر یہ واقعتاً اور حقیقتاً موجود ہے تو پھر اس میں کیا چیز مانع ہے کہ اس کے برعکس لمبے قد نہ ہوں جن کا قد ساٹھ ہاتھ نہ ہو ، اور تاریخ انسانی اس پر گواہ بھی ہے جیسا کہ آثار قدیمہ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بشری تاریخ میں بہت زیادہ لمبے قد کے لوگ پائے جاتے تھے ۔

اور اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ کی دی گئی خبروں کو تسلیم کیا جائے اور ہم بھی وہی کہیں جس طرح علم میں رسوخ رکھنے والے کہتے ہیں :

ہمارا اس پر ایمان ہے کہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے آل عمران (7) ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں حق کو حق دیکھنے اور اس پر چلنے اور باطل کو باطل سمجھنے اور اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین ۔

واللہ تعالیٰ اعلم .